عرب جمہوریہ مصر ۲۴ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۵ فروری ۲۰۲۲ء

معراج اور تحفۂ نماز

اسرا اور معراج کا سفر اللہ تعالی کی عطاؤں اور بخششوں سے معمور تھا۔ اور اِنھیں میں ایک عطا نماز کا تحفہ بھی تھا جس سے اللہ تعالی نے صرف اس امت کو سرفراز فرمایا۔ یہ وہ تحفہ تھا جس سے بندے کو اپنے رب کا وصل ملنے والا تھا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: پورے دن ورات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، واپسی میں مجھے موسی (علیہ السلام) ملے، تو انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ تو میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ پھر انھوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اس سے نماز میں کچھ تخفیف مانگیے، کیوں کہ آپ کی امت یہ نہیں کر سکے گی۔۔۔ اس کے بعد میں نے (واپس جاکر) عرض کی: اے میرے رب میری امت پر نمازوں کو کچھ کم کردے! نبی کریم ﷺ اسی طرح رب تعالی سے بار بار تخفیف کراتے رہے، یہاں تک کہ آخر میں رب تعالی نے ارشاد فرمایا: (جایئے!) اب صرف پانچ نمازیں پورے دن ورات میں فرض رہیں گی، (لیکن) ہر ایک نماز (کا ثواب) دس کے برابر ہی ہوگا (تو اس طرح سے وہ پڑھیں گے پانچ لیکن) ان کو ثواب ملے گا پچاس کا۔

معراج کی رات ساتویں آسمان پر نماز کا فرض کیا جانا اس کی قدر و منزلت پر بہت بڑی دلیل ہے۔ اسی لیے تو نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس میں دلوں کے لیے حیات اور روح کے لیے لذت ہے۔ وہ ایمانی معراج ہے، جس کے ذریعے سے بندہ اپنے رب کی قربت کے منازل طے کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَٱسۡجُدۡۤ وَٱقۡتَرِب" "" اور سجدہ کر اور قریب ہوجا" [علق:۱۹] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: اگر بندہ کسی حالت میں اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے تو وہ سجدے کی حالت ہے۔ ایک دوسری جگہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: سجدوں کی کثرت کرو، کیوں کہ جب بھی تم اللہ تعالی کے لیے ایک سجدہ کروگے تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمھارے (نامۂ اعمال سے) ایک گناہ مٹادے گا۔

اسی طرح سے سفر معراج میں نماز کے فرض کیے جانے میں ہمارے نبی ﷺ کے دل سے ہر اس زخم کو دور کرنا مقصود تھا، جو آپ نے سہا، خاص کر کے اس سال جس سال یہ مبارک سفر پیش آیا۔ اس سال آپ کی تکلیف کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سال کا نام ہی "عام الحزن" یعنی غم کا سال رکھ دیا گیا۔ جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نماز قلب کے اطمینان کا باعث ہے، دل کے چین کا سبب ہے اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی وجہ ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ مصیبت کے وقت مددِ الٰہی کا رمز بھی ہے۔ ارشادِ باری ہے: "وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (٩٧) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ (٩٨) وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ" "ہمیں خوب علم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے (٩٧) آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں (٩٨) اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آ جائے" [حجر: ٩٧-٩٩] ارشاد باری ہے: "وَٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ" "اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو" [بقرۃ: ٤٥] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"، آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے: بلال! نماز قائم کر کے ہمارے دل کو سکون پہنچاؤ!

اور امتِ محمدیہ پر نماز کی تخفیف فرمانے میں اللہ تعالی کی اپنی مخلوق کے اوپر رحمت و مہربانی کی اعلی نشانی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آسانی اور عدمِ مشقت اس شریعت کا امتیازی نشان ہے۔ ارشاد باری ہے: "لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" "اللہ تعالی کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ [بقرۃ: ٢٨٦] ارشاد باری ہے: "يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ" "اللہ تعالی کا ارادہ تمھارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں" [بقرۃ: ١٨٥] اور ارشاد نبوی ﷺ ہے: دین آسان ہے۔ ایک دوسری جگہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے مجھے اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ میں لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کروں یا ان کی مشقت کا خواہاں رہوں، بلکہ مجھے تو صرف اس لیے بھیجا ہے کہ ان کو تعلیم دوں اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کروں۔

برادرانِ اسلام!

بلاشبہ نماز ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعہ بندے اپنا درد دکھ اپنے رب سے بانٹتے ہیں، وہ اس میں اس سے اپنے دل کا حال بیان کرتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: میں نے نماز کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے: ایک حصہ میرے لیے اور دوسرا میرے بندے کے لیے، اور جو کچھ میرا بندہ مانگتا ہے اس کی مانگ پوری کی جاتی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: "ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ" "سب تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔" [فاتحہ:۲] تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے: "ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ" "بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا"۔ [فاتحہ:۳] تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: "مَٰلِكِ يَوۡمِ ٱلدِّينِ" "بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔" [فاتحہ:۴] تو وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری پاکی بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: "إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ" "ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔" [فاتحہ:۵] تو وہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تھا، میرے بندے نے جو مانگا اسے ملا! پھر جب وہ کہتا ہے: "ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ (٦) صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ" "ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا (٦) ان لوگوں کی راہ جن پر تونے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا (یعنی وہ لوگ جنھوں نے حق کو پہچانا مگر اس پر عمل پیرا نہیں ہوئے) اور نہ گمراہوں کی (یعنی وہ لوگ جو جہالت کے سبب راہِ حق سے برگشتہ ہوگئے" [فاتحہ:۶،۷] تو وہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے تھا اور میرے بندے نے جو مانگا اسے ملا۔

اسی طرح سے نفس کو سنوارنے میں، سلوک کو اچھا کرنے میں اور انسان کو اخلاق کا خوگر بنانے میں نماز کا بڑا حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَۖ إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ تَنۡهَىٰ عَنِ ٱلۡفَحۡشَآءِ وَٱلۡمُنكَرِ" "اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔" [عنکبوت:۴۵] لہذا جو سچا نمازی ہوتا ہے وہ جھوٹ نہیں بولتا، وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتا، کسی سے فَریب نہیں کرتا، کسی سے خیانت نہیں کرتا، کسی سے دغابازی نہیں کرتا اور نہ ہی

وہ اپنے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ بلکہ وہ سراپا اخلاق ہوتا ہے جو اگر زمین پر چلتا ہے تو لگتا ہے کہ شریعتِ الٰہی کی جیتی جاگتی عملی تصویر جارہی ہے۔۔۔

اے اللہ! ہمیں اور ہماری نسلوں کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما،

اور اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما!